REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

فون ۲۹۶۹

قیمت ۱/

جمعہ ۳۰ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ | ۱۳ اخاء ۱۳۲۹ ہش | ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

رتن باغ لاہور ۱۲ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی شکایت زیادہ ہو گئی ہے احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

رتن باغ لاہور ۱۲ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو نزلے کی شکایت ہے۔ اور سر میں درد ہے احباب اس بابرکت وجود کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

رتن باغ لاہور ۱۲ اکتوبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو اب انفلوئنزا کی شکایت تو کم ہو رہی ہے۔ بلیغم میں بھی کمی ہو گئی ہے۔ طبیعت قدرے بحال ہے۔ احباب موصوف کو صحت کاملہ کے لئے دعاؤں میں یاد رکھیں

رتن باغ لاہور ۱۲ اکتوبر۔ محترمہ بی بی طیبہ بیگم صاحبہ (مکرم نواب عبد اللہ خان صاحب کی بڑی لڑکی ہیں) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بہو اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد سلمہ کی اہلیہ ہیں۔ ان دنوں ایام امیدواری میں ہیں۔ اور دن قریب ہیں۔ ان کے چار بچے پہلے ضائع ہو چکے ہیں۔ مکرم نواب صاحب ان تمام احباب سے جو اُن کی طویل بیماری میں دعائیں کرتے رہے ہیں۔ کہ وہ نہایت درد دل سے دعائیں مانگیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو لمبی عمر پانے والا اور قومی خدمت انجام دینے والا بیٹا عطا فرمائے۔

کمیونسٹوں کی مزاحمت کم ہو رہی ہے

ٹوکیو ۱۲ اکتوبر۔ آج شمالی کوریا کی جنگ کے ہر مورچے پر کمیونسٹوں کی طرف سے مزاحمت کم ہو گئی۔ اب اشتراکی فوجیں اکٹھی ہو کر پیونگ یانگ میں جمع ہو رہی ہیں تاکہ دار الحکومت کو بچانے کے لئے ڈٹ کر مقابلہ کر سکیں۔ اقوام متحدہ کے پانچ ڈویژن اور برطانوی و امریکی فوجوں نے آج بھی برابر پیش قدمی جاری رکھی۔ ہراول دستے دار الحکومت سے صرف ۷۰ میل دور رہ گئے ہیں۔

مارشل سٹالین کی آشیرباد

ماسکو ۱۲ اکتوبر۔ روس کے ڈکٹیٹر مارشل سٹالین نے شمالی کوریا والوں کو آشیرباد بھیجی ہے کہ آپ جو جنگ آزادی لڑ رہے ہیں۔ اس میں آپ کو کامیابی نصیب ہو۔ یہ پیغام وزیر اعظم شمالی کوریا کے اس مراسلے کے جواب میں آیا ہے جو اس نے دونوں ملکوں کے سفارتی تعلقات کی دوسری سالگرہ پر بھیجا تھا۔

پاکستان پارلیمان نے حکومت کے ضمنی مالی مطالبات کی منظوری دے دی

کراچی ۱۲ اکتوبر۔ آج پاکستان پارلیمنٹ نے مہاجرین کی آبادکاری کے لئے حکومت کے ضمنی مالی مطالبات منظور کر دئے اور حکومت کو اختیار دے دیا کہ وہ دو کروڑ دس لاکھ روپے تک کے مجوزہ ٹیکس عائد کرے۔ ایوان میں عام طور پر ارکان نے ٹیکسوں کا خیر مقدم ہی کیا۔ خان لیاقت نے ایوان کو بتایا۔ کہ اس رقم میں سے ضروری نہیں کہ اتنی ہی رقم صوبوں کو دی جائے جتنی وہ اپنے ہاں سے اکٹھی کریں۔ بلکہ زیادہ دی جائے گی۔ مسٹر کھوڑو نے تجویز کیا۔ کہ حکومت مہاجرین کی آبادکاری کے کام کو استحکام بخشنے کے لئے ایک قرضہ جاری کرے صوفی عبد الحمید نے کہا کہ پنجاب کے مہاجرین کے لئے ۵ سے ۸ ایکڑ تک کی الاٹمنٹ ناکافی ہے اور یہ بھی کہ اس عارضی الاٹمنٹ کو اب مستقل کر دیا جائے۔ وزیر مہاجرین نے بتایا کہ جمعبندیوں کا تبادلہ مکمل ہو چکا ہے اب صرف تھوڑی سی تصدیق باقی ہے۔ خواجہ شہاب الدین نے ایوان کو بتایا کہ صرف کراچی ہی میں ۳ کروڑ روپیہ خرچ کر کے حکومت نے مہاجرین کے لئے ۲½ ہزار مکانات بنوائے ہیں۔

زرعی انجینئرنگ کا مرکزی ادارہ

وزیر خوراک نے ایوان کو بتایا کہ حکومت نے زرعی انجینئرنگ کا ایک مرکزی ادارہ قائم کرنے کے لئے عالمگیر بنک سے سرمایہ طلب کیا ہے۔ اس طرح وہ مشرقی بنگال میں زرعی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بھی اسی بنک سے قرضہ لے گی۔ اور کہ ایک اعلیٰ زرعی تحقیقاتی کمیٹی قائم کی گئی ہے جو رپورٹ کرے گی۔ کہ ٹریکٹروں کے ذریعے زراعت کے امکانات کس قدر حوصلہ افزا ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں یہ بھی بتایا گیا۔ کہ جنگ شاہی کے حادثے کے بعد تحقیقاتی کمیشن نے جو سفارشیں کی تھیں انہیں عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔

غلام محمد کا اعزاز!

طہران ۱۲ اکتوبر۔ کل کانفرنس کے آخری اجلاس میں پاکستان کے وزیر خزانہ آنریبل ملک غلام محمد کو آئندہ تین سال کے لئے بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس کا صدر منتخب کر لیا گیا۔ کانفرنس کا آئندہ سالانہ اجلاس دمشق میں ہو رہا ہے۔

صوفی عبد الحمید کا اطمینان

کراچی ۱۲ اکتوبر۔ پنجاب مسلم لیگ کے صدر صوفی عبد الحمید نے یہاں ایک بیان میں کہا کہ میں اپنے صوبے کو اس اطمینان کے ساتھ لوٹ رہا ہوں۔ کہ پنجاب کے سیلاب زدگان کی امداد میں مرکزی حکومت کوئی کسر اٹھا نہیں رکھے گی۔

نزدیک و دور سے!

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے ضلع جھنگ میں اینٹوں اور سیمنٹ کی سپلائی پر کنٹرول کرنے کا فیصلہ کیا ہے چونکہ امن عامہ کے مفاد میں ایسا کرنا ضروری تھا اس لئے اس کا اعلان پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ مجریہ ۱۹۴۹ء کی دفعہ ۸ تحتی دفعہ ۱ کے تحت ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعہ کیا گیا ہے۔

بغداد ۱۲ اکتوبر۔ عراقی سینٹ کے ایک سابق صدر شیخ محمد رضا الشبیبی نے اشارۃً ان خطرات کے متعلق اپنے اندیشے کا اظہار کرتے ہوئے جو عرب لیگ کو اس صورت میں پیش آ سکتے ہیں۔ اگر اس نے ایک علاقائی ادارہ کی حیثیت سے اقوام متحدہ میں شرکت کی کہا اصولی طور پر اس اقدام میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن مجھے ڈر ہے کہ لیگ کو ایسے معاملات کے لئے بے جا طور پر استعمال کیا جائے گا۔

بیروت ۱۲ اکتوبر۔ ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ یہودیوں کے مقبوضہ علاقہ سے آٹھ نوجوان فلسطینی عربوں کو ان کے گھروں سے نکال کر زبردستی سرحد عبور کرا کر لبنان میں داخل کر دیا گیا۔

نیویارک ۱۲ اکتوبر۔ واشنگٹن میں متعین لبنانی وزیر مختار ڈاکٹر چارلس ملک نے شامی اور لبنانی امریکیوں کے ایک مجمع کو خطاب کرتے ہوئے کہا فلسطین کے عربوں کے ساتھ انصاف ہونا چاہیئے۔ اور کہ مشرق وسطیٰ میں امن اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ عرب پناہ گزینوں کے مسئلے کا کوئی حل نہ ہو جائے۔

ریسرچ سکالر مکرم محمد عبد اللہ بخیریت لاہور پہنچ گئے جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے سکالر مکرم محمد عبد اللہ صاحب واقف زندگی امریکہ اور انگلستان میں چار سال تک پلاسٹکس اور انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد لندن سے بذریعہ کار سفر کرتے ہوئے آج لاہور وارد ہوئے آپ کی کار جس میں آپ نے بارہ ہزار میل کا یہ طویل سفر طے کیا۔ ایک بجے دوپہر کے قریب رتن باغ پہنچی جہاں جماعت احمدیہ لاہور کے بہت سے احباب کے علاوہ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے جملہ کارکنوں اور تعلیم الاسلام کالج کے اساتذہ و طلبہ نے آپ کا استقبال کیا۔ احباب نے آپ کو خوش آمدید کہتے ہوئے پھولوں کے ہار پہنائے بعدہٗ آپ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور ایدہ اللہ کی ہمہ گیر مصروفیتوں کے پیش نظر مختصر سی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ جو احباب آپ کے خیر مقدم کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان میں شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ ڈاکٹر عبد الاحد صاحب ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل التبشیر۔ ملک غلام فرید صاحب اور چوہدری اسد اللہ خان صاحب کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

مکرم محمد عبد اللہ صاحب انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے جولائی ۱۹۴۶ء میں امریکہ تشریف لے گئے تھے۔ وہاں سے آپ انگلستان چلے آئے اور قریباً ½۱ سال وہاں بھی مختلف فیکٹریوں میں ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد مکرم ناصر محمد صاحب سیال کے ہمراہ پاکستان واپس آنے کے لئے ۲۱ جولائی ۱۹۵۰ء کو لندن سے بذریعہ کار روانہ ہوئے۔ بلاد یورپ اور شمالی افریقہ کے ممالک میں سے ہوتے ہوئے آپ مصر پہنچے۔ اور وہاں سے اسلامی ممالک میں سے گزر کر ایران ہوتے ہوئے پاکستان کی حدود میں داخل ہوئے۔ اگرچہ ۲۵ ستمبر کو آپ کوئٹہ پہنچ گئے تھے لیکن سیلاب کی پیدا کردہ رکاوٹوں کے باعث وہیں آپ کو رکنا پڑا۔ اور بالآخر جب راستہ صاف ہوا۔ تو ۱۲ اکتوبر کو لاہور پہنچ گئے (سٹاف رپورٹر)

کوئٹہ ۱۲ اکتوبر۔ انجمن خواتین بلوچستان نے پنجاب کے سیلاب زدگان کے لئے ۸۰۰ روپے کی پہلی امدادی قسط بھیجی ہے

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ——— لاہور
۱۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء

بایِّ ذنبٍ قتلتنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابھی اوکاڑہ کے قتلِ ناحق کے صدمہ سے فضا تھرتھرا رہی تھی کہ راولپنڈی سے یہ شور بلند ہوا کہ بای ذنب قتلتنی۔ تو نے مجھے کس گناہ کے عوض میں قتل کیا؟

ذوق دہلوی نے کیا خوب کہا ہے ؎

الٰہی کس بیگناہ کو مارا سمجھ کے قاتل نے کشتنی ہے
کہ آج کوچے میں اس کے شور بای ذنب قتلتنی ہے

گویا مقتول شہید پکار پکار کر پوچھ رہا ہے کہ بتاؤ تو سہی مجھے کس گناہ میں مار ڈالا گیا ہے۔ سارے پاکستان کی فضا اس پکار سے گونج رہی ہے پاکستان کی فضا ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کی فضا بلکہ تمام انسانیت زمین کا ذرہ ذرہ۔ آسمان کے سورج چاند اور ستارے بلکہ آسمان کے تمام فرشتے پوچھ رہے ہیں کہ

اس بے گناہ کو کیوں قتل کیا گیا ہے؟

کہتے ہیں کہ مبینہ قاتل نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ "مقتول مرزائی تھا" لیکن اس کے اس جواب کے باوجود کہتے ہیں کہ جس سب انسپکٹر پولیس نے اس کو موقعہ پر گرفتار کیا ہے چھوڑ نہیں دیا بلکہ اس کو زیر حراست کر لیا گیا ہے۔ اور توقع ہے کہ اس کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا۔ اور اگر جرم ثابت ہو گیا تو اسکو شائد کوئی نہ کوئی سزا دی جائے گی۔ یہ اس لئے ہے کہ ملک کے قانون کے مطابق "مرزائی" کا قتل بھی ویسا ہی قتل ہے جیسا کہ اہلحدیث۔ حنفی۔ دیوبندی۔ ندوی یا بریلوی کا قتل کسی عیسائی ہندو یا پارسی کا قتل۔

ملک کا یہی قانون ہے مگر مبینہ قاتل جیسا کہ کہا گیا ہے کہتا ہے کہ میں نے اسکو اس لئے قتل کیا ہے کہ وہ مرزائی ہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے۔ اوکاڑہ میں جو قتل ہوا ہے اس کے مبینہ قاتل نے بھی کچھ اسی قسم کا بیان دیا ہے۔

دنیا میں قتل ہوتے ہی رہتے ہیں۔ جائداد۔ جنسی غیرت وغیرہ کئی اسباب قتل ہیں۔ ایک عدالت انصاف قتل کے اسباب پر بھی بحث کرتی ہے۔ تاکہ وہ جرم کی نوعیت کا صحیح تعین کر سکے۔ واقعہ زیر بحث میں اگر خبر درست ہے کہ مبینہ قاتل نے کہا ہے کہ اس نے مقتول کو اس کے مرزائی ہونے کی وجہ سے قتل کیا۔ تو سبب ظاہر و باہر ہے۔ ہمیں اس سے غرض نہیں ہے کہ عدالت کیا فیصلہ کرے گی۔ عدالت جو فیصلہ کرے گی وہ ملکی قانون کے مطابق کرے گی۔ یہ عدالت کا کام ہے۔

اس وقت ہمارے سامنے سوال یہ ہے کہ قانون میں "مرزائی" کو قتل کرنا بھی جب ایک جرم ہے اور جب مبینہ قاتل جیسا کہ معلوم ہوا ہے یہ کہتا ہے کہ اس نے اسکو محض مرزائی ہونے کی وجہ سے قتل کیا ہے تو کیا حکومت کا بلکہ کیا تمام پاکستانیوں کا اگر ثابت ہوگا تو سزا دے گی۔ اگر نہ ثابت ہوگا تو ان کو بری کر دے گی۔ حکومت کو اور عوام پاکستان کو عدالت کے فیصلہ سے اس حد تک یہ غرض نہیں ہے کہ وہ سمجھیں کہ یہ "مرزائی" کو قتل کرنے کے جواز کا خیال کہاں سے آیا ہے۔ اس کا جواب؟ اس کا جواب پنجاب کے چپہ چپہ پر لکھا ہوا ہے۔ پنجاب کی حکومت بھی جانتی ہے پنجاب کے عوام بھی جانتے ہیں۔ چند تحریری احراری شعلہ فشاں احراری مقرروں نے ملک بھر میں قیام پاکستان کے دن سے "مرزائیوں" کے خلاف جو ادھم مچا رکھا ہے اسکو کون نہیں جانتا؟

مبینہ قاتلوں کا مقدمہ عدالت فیصلہ کریگی۔ وہ ثبوت اور قانون کے مطابق فیصلہ کرے گی دلچسپی ہے کہ جو فیصلہ ہو انصاف کے رُو سے ہو ثبوت پر ہو ملکی قانون کے مطابق ہو۔ الغرض ملکی قانون کے مطابق پورا پورا انصاف ہو۔ مبینہ قاتلوں کے ساتھ نہ ظلم ہو اور نہ رعایت۔

ہماری پوچھو تو سچ یہ ہے کہ ہمیں معاملہ کے اس پہلو کے ساتھ اتنی بھی دلچسپی نہیں جتنی کہ حکومت کو یا عوام پاکستان کو ہے۔ کیونکہ اگر یہاں انصاف ہوگا یا نہ ہوگا تو اس سے ہمارے لئے کچھ بھی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ حقیقی فیصلہ تو مالک یوم الدین کے سامنے ہوتا ہے۔ جانتے وہاں کیا فیصلہ ہو۔ ع

سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے

حکومت اور عوام پاکستان کی جو متذکرہ بالا دلچسپی ہے۔ ہر قتل کے مقدمہ کے ساتھ ایسی ہی دلچسپی ہوتی ہے۔ لیکن حکومت پاکستان اور عوام پاکستان کے لئے اوکاڑہ اور راولپنڈی کے قتلوں کے ساتھ مقدمہ کے علاوہ بھی خاص اعتنا کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے الفتنة اشد من القتل۔ الفتنة اکبر من القتل

ایک عام قتل جو ملکی قانون کی خلاف ورزی میں ہوتا ہے۔ جس کے پیچھے کوئی ہمہ گیر یا کسی قدر وسعت رکھنے والی سازش نہیں ہوتی اس کے ساتھ حکومت یا عوام کی اتنی ہی دلچسپی کافی ہے کہ ملکی عدالت انصاف کرے گی۔ لیکن جب یہ ثابت ہو جائے۔ کہ یہ قتل انفرادی نوعیت نہیں رکھتے بلکہ ایک سکیم کے ماتحت ہو رہے ہیں۔ یا ایک عظیم فتنہ کے سلسلہ کی کڑی ہیں۔ تو دنیا کی کوئی حکومت ایسی نہیں ہے۔ جو انفرادی واقعات اور عدالت کے فیصلوں کے عدل و انصاف کو دیکھنے تک ہی بس کرے۔ اور چپکے بیٹھی رہے:

قرآن کریم تو یہاں تک فرماتا ہے کہ اگر ایک انسان کو بھی کوئی ناحق قتل کر دے۔ کانما قتل الناس جمیعاً گویا اس نے تمام انسانی مخلوق کو ہی قتل کر دیا ہے۔ پھر وہ قتل جو ایک فتنہ کی سلسلہ کی کڑی ہوں۔ ایسے قتل کو انفرادی زاویہ نگاہ سے دیکھنا نہ تو کسی باہوش حکومت کے لئے جائز ہے۔ اور نہ اس کے شہریوں کے لئے باعث افتخار۔

انفرادی طور پر ایک مرزائی قتل ہو جائے دو مرزائی قتل ہو جائیں۔ چار۔ دس۔ بیس۔ سینکڑوں ہزاروں بھی ہو جائیں تو کیا ہے؟ انفرادی قتلوں کے انسداد کے لئے تو عام عدالتیں اور عام قانون موجود ہے۔ لیکن

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

الٰہی اس ذرۂ ناچیز کا ذرہ ذرہ اسلام پر قربان کر

میرے احمدی بھائی آگاہ رہیں کہ میری موت سے نہ ڈریں

ذیل کا خط حضرت نعمت اللہ خان شہید علیہ الرحمۃ نے افغانستان کے قید خانہ سے لکھا تھا۔ اصل خط فارسی میں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب معظم مکرم حضرت . . . . . .

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مشرف و مکرم باد

اما بعد عرض یہ ہے کہ یہ کمینہ داعی اسلام تیس روز سے توقیف خانہ میں قید ہے۔ جس کا دروازہ اور روشندان بھی بند رہتے ہیں اور صرف ایک حصہ کا دروازہ کھلتا ہے۔ اور کسی کے ساتھ بات کرنے کی بھی ممانعت ہے جب میں وضو اور طہارت کے لئے جاتا ہوں تو ساتھ پہرہ ہوتا ہے۔ خادم کو قید خانہ میں آنے کے دن سے لے کر اس وقت تک چار کوٹھڑیوں میں تبدیل کر چکے ہیں۔ لیکن جس قدر بھی زیادہ اندھیرا ہوتا ہے خدا تعالےٰ مجھے روشنی اور اطمینان قلب دیتا جاتا ہے۔ جس دن میں قید خانہ میں آیا ہوں۔ اس دن اخراجات کے لئے ایک پیسہ بھی میرے پاس نہ تھا۔ بلکہ مبلغ پچاس روپے کا مقروض تھا۔ اور اس دن سے اب تک میرے لئے . . . . خرچ بھیجتا ہے میں نہیں جانتا کہ اب ان کا میں کسقدر قرضدار ہو چکا ہوں۔ اور یہ عاجز اس سے پہلے اور لوگوں کا بھی قرضدار تھا آپ کو چاہیئے کہ آپ مہربانی کر کے . . . . . سے دریافت کریں۔ کہ انہوں نے کسقدر میرے لئے خرچ کیا ہے اس سے خط لے کر حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کے حضور بھیجدیں۔ علاوہ ازیں بذریعہ تار یا خط میرے احمدی بھائیوں کو میرے حال سے اطلاع دے دیں۔ تا وہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ مجھے دین متین کی خدمت میں کامیاب کرے۔ میں ہر وقت قید خانہ میں خدا تعالےٰ سے یہ دعا مانگتا ہوں الٰہی اپنے نالائق بندہ کو دین کی خدمت میں کامیاب کر۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ مجھے قید خانہ سے رہائی بخش اور قتل ہونے سے نجات دے۔ بلکہ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ الٰہی اس بندہ نالائق کے وجود کا ذرہ ذرہ اسلام پر قربان کر۔

پس اگر قضاء الٰہی میں خاکسار کی موت مقدر ہے تو عرض ہے کہ براہ کرم و مہربانی حقیر خادم نابکار کا کتبہ اصحاب مسیح موعود علیہ السلام کے زمرہ میں مقبرہ بہشتی میں لگا دیا جائے۔ خادم کا نام و عمر ۳۴ سال والد کا نام امان اللہ ضلع بخشبر تحصیل رخہ موضع خوجہ۔

میرے احمدی بھائی آگاہ رہیں کہ خاکسار کی موت سے نہ ڈریں۔ اس وقت آزادی کی نسبت قید خانہ میں ہزارہا درجہ زیادہ لذت حاصل ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالےٰ سے امید رکھتا ہوں کہ موت سے مجھے کروڑہا درجہ زیادہ لذت حاصل ہوگی۔ اس وقت تک کہ اتوار کا دن ہے۔ دو دفعہ خاکسار کا بیان لیا گیا ہے۔ سنا ہے کہ میری کتابیں بھی ضبط کر لی گئی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کیا منظور ہے۔ فقط والسلام ۲۸ ذی الحج ۱۳۴۲ھ

(خاکسار۔ نعمت اللہ احمدی از قید خانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مسجد لنڈن میں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب

مختلف مذاہب کے نمائندوں کی طرف سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت

جماعت احمدیہ انگلستان کا دوسرا کامیاب سالانہ اجتماع

— از مکرم مقبول احمد صاحب واقف زندگی لنڈن —

امسال عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب مورخہ ۲۳؍ ستمبر ۱۹۵۰ء مسجد لنڈن میں منائی گئی جس میں مختلف قومیتوں (انگریز۔ پاکستانی۔ ہندوستانی ترکش۔ افریقنز پولش وغیرہ) پر مشتمل مسلم اور غیر مسلم احباب انگلستان کے مختلف اطراف سے شامل ہوئے۔ عید کی نماز ۱۱ بجے چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن نے پڑھائی۔ اور پھر آپ نے خطبہ دیا جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانیوں کا ذکر فرمایا اور بتلایا کہ اس عید سے ہمیں یہ سبق دیا گیا ہے کہ ہمیں بھی اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر اپنی جان مال اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔

خطبہ عید کے بعد آپ نے مع حاضرین دُعا فرمائی۔ جس کے بعد تمام مسلم احباب نے ایک دوسرے سے معانقہ کیا۔ جو کہ مغربی لوگوں کے لئے عجیب چیز ہے۔ چنانچہ بعد میں ایک تقریر میں مسٹر پر فرسٹ نے کہا کہ یہ معانقہ اسلام کی اخوت اور رواداری پر دال ہے کہ کس طرح مسلمان لوگ سینہ سے سینہ ملاتے ہیں اور کس قدر ان میں محبت پائی جاتی ہے۔

اس کے بعد حاضرین کی دوپہر کے کھانے سے تواضع کی گئی۔ کھانے کے بعد مختلف مذاہب کے نمائندوں نے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم پر تقاریر فرمائیں۔ جلسہ کی صدارت امام چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے فرمائی۔ مسٹر بلال نٹل (پرانے انگریز احمدی) نے قرآن مجید کی تلاوت خوش الحانی سے کی۔ اس کے بعد مسٹر شاڈ بمنڈ جو کہ آئرلینڈ کے مشہور مصنف ہیں نے تقریر فرمائی جس میں فرمایا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) گو جسمانی طور پر فوت ہو گئے ہیں مگر روحانی طور پر آپ اب بھی زندہ ہیں جس کا اثر مسلمانوں کے اعمال اور افعال میں دیکھا جا سکتا ہے۔ فرمایا کہ جہاں کہیں بھی مجھے بیرونی ممالک میں مسلمانوں سے ملنے اور انہیں دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ ان میں اخوت اور برادرانہ سلوک، ہمدردی اور دوسروں کے لئے ایثار کا مادہ پایا جاتا ہے۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے کبھی فرقہ بندی کی تعلیم نہیں دی۔ بلکہ اس کے برعکس آپ نے قومیت اور مذہبی تعصب وغیرہ کو مٹایا ہے۔ آپ نے اسلام کے عالمگیر ہونے کا دعویٰ کیا۔ جس کی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم میں اخوت اور ہمدردی پر زور دیا گیا ہے۔ چونکہ آپ ایک سپرچولسٹ ہیں اس لئے آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس وصف کا خصوصیت سے ذکر کیا۔ کہ آپ کے سائنٹیفک بیانات روح کے بارے میں موجودہ تحقیقات کے از حد نزدیک اور ملتے جلتے ہیں۔ جس سے کہ آپ کا روح کے بارے میں ۱۴ سو سال قبل کا علم اور اس کی فوقیت ظاہر ہے۔ پھر آپ کی تعلیم جنگ کے بارے میں نہایت اعلیٰ ہے کہ دشمن سے صرف دفاع کی خاطر لڑا جا سکتا ہے۔ اگر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) آج دنیا میں زندہ ہوتے اور U.N.O کے سامنے اپنی اعلیٰ تعلیم پیش کرتے۔ تو دنیا امن کے قائم کرنے میں کامیاب ہو جاتی۔ اب بھی اگر دنیا آپ کی بتلائی تعلیم اور بتلائے ہوئے قوانین جنگ پر عمل کرے تو ناممکن ہے کہ دنیا میں فساد برپا ہو۔ بالآخر آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

" اے نبی تو اب بھی زندہ ہے اور تیرا پیغام اب بھی تازہ اور دنیا کے لئے ضروری ہے۔ جتنا زیادہ دنیا کے لوگ اسلام اور تیری طرف آئیں گے۔ اتنا ہی زیادہ دنیا میں امن اور اتحاد پیدا ہو گا۔ یہ امن اور یہ اتحاد موجودہ اسلحۂ جنگ سے ہرگز نہیں پیدا ہو سکتا "۔

آپ کی تقریر کے بعد ڈاکٹر این جی سینی نے خطاب فرمایا جس میں کہا کہ میرے ملک چین میں ہندوستان اور پاکستان کو چھوڑ کر تمام ممالک سے زیادہ مسلمان پائے جاتے ہیں۔ اور مجھے ان کے اخلاق وغیرہ کا گہرا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا ہے جس سے کہ مجھ پر یہ اثر ہے کہ اسلام ایک عملی مذہب ہے۔ ایک مسلمان کو نمازیں دن میں پانچ دفعہ پڑھنی پڑتی ہیں۔ پھر روزے رکھنے پڑتے ہیں۔ زکوٰۃ دینی پڑتی ہے وغیرہ اور اس طرح عملی طور پر مسلمان اسلام کے بتلائے احکام بجا لاتا ہے پھر رسول کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) نے مسلمانوں میں فراخ حوصلگی اور رواداری کی روح پیدا کی ہے۔ مذہبی تعصب اور فرقہ بندی وغیرہ کی کوئی تعلیم نہیں دی۔ حتیٰ کہ مسلمانوں کی مساجد غیر مسلموں کے لئے ہر وقت کھلی ہیں اگر وہ اپنے طور پر ان میں اللہ تعالےٰ کی عبادت کرنا چاہیں۔ پھر آپ کی تعلیم کے مطابق یہ دنیا یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ موت کے بعد بھی زندگی ہے۔ جس میں کہ انسان روحانی طور پر ترقی کرے گا۔ غرض محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے دنیا کے سامنے ایک نہایت کامل مذہب پیش کیا۔

تیسری تقریر سوامی اویکتا نند اسنے فرمائی جو کہ ویدانتا سوسائٹی کے پریذیڈنٹ ہیں آپ نے فرمایا کہ اسلام ایک امن کا مذہب ہے۔ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں۔ پھر آپ کی زندگی کا اگر مطالعہ کیا جائے تو آپ تمام انبیاء سے بڑھ کر انسانیت کے مقام پر تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ کی مجلس میں ایک مالدار آدمی آیا۔ اس نے کوشش کی کہ وہ معلوم کرے کہ کون محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہیں مگر نہ پہچان سکا۔ بالآخر پوچھ کر ہی علم ہوا۔ جس سے اس پر آپ کی سادگی اور سادہ زندگی کا گہرا اثر ہوا۔ سادگی اسلام کا ایک رکن عظیم تھی۔ اسی طرح نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) کی زندگی بنی نوع انسان کی محبت اور اور خیر خواہی سے پُر تھی۔ جانوروں پر آپ بہت مہربان تھے۔ رسول کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) کی یہ تعلیم کہ کوئی مسلمان اس وقت تک حقیقی مومن نہیں جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے۔ جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ ایک سنہری اصول ہے۔ اگر اس پر دنیا عامل ہو جائے تو امن اور اتحاد کا پیدا ہونا بالکل آسان ہو جاتا ہے۔

چوتھی تقریر مسٹر پرفرسٹ اسسٹنٹ پرنسپل پیرسن فونڈیشن کالج نے فرمائی۔ جس میں کہ آپ نے کہا کہ میں نے تمام مذاہب کی تعلیموں کا مطالعہ کیا ہے۔ اور اس طرح اسلام اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کا مطالعہ کرنے کا بھی موقعہ ملا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ اسلام انسان کی روح کے لئے امن تسلی اور اطمینان مہیا کرتا ہے۔ مغربی لوگ بوجہ مادیت میں منہمک ہونے کے اسلام کی تعلیم سے ناآشنا اور بے بہرہ ہیں۔ اس لئے مغربی لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اسلام کی اعلےٰ اور فائق تعلیم کا مطالعہ کریں اور اس طرح اس جہالت کو دور کر کے اپنے شبہات و اجنبیت کا ازالہ کریں۔ اگر وہ اسے سمجھ لیں گے اور اس کا علم حاصل کریں گے تو انہیں معلوم ہو گا جیسا کہ مجھے اس کے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اسلام دل کو اطمینان و سکون عطا کرتا ہے اور برادری اور اخوت پیدا کرتا ہے۔

پانچویں تقریر مکرم میر عبد السلام صاحب نے فرمائی انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی شروع سے آخر تک ہمارے لئے ایک نمونہ ہے اور جس لحاظ سے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ کیا جائے وہ آپ کی تعلیم کو فائق ثابت کرتا ہے۔

امام صاحب نے جلسہ کا اختتام فرماتے ہوئے کہا کہ اگر تمام احباب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول پر کہ حقیقی مسلمان اس وقت تک کوئی نہیں بن سکتا کہ وہ اپنے بھائی کیلئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے عمل کرنے کا عہد کر لیں تو یہ جلسہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ نیز آپ نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا فرمایا کہ جنہوں نے عید اور اس جلسہ میں شمولیت اختیار کی۔

جماعت احمدیہ انگلستان کا سالانہ اجتماع

جماعت احمدیہ انگلستان کا دوسرا سالانہ اجتماع اس دفعہ ۲۳ اور ۲۴ ستمبر کو منعقد ہوا۔ سالانہ اجتماع کا ایک حصہ تو یہی جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم تھا۔ اس کے علاوہ ۵ بجے ایک اور اجلاس منعقد ہوا جس میں امام مسجد چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ نے صدارت فرمائی مسٹر عارف نعیم نے تلاوت قرآن مجید فرمائی اور امام صاحب نے امسال سالانہ اجتماع میں حاضر ہونے والے احمدیوں کو خوش آمدید کہا اور انہیں ان کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی کہ وہ اس سالانہ اجتماع سے پورے طور پر مستفید ہوں اور یہاں سے اس حالت میں واپس جائیں کہ وہ احمدیت کے ایک ستون ہوں اور ان کے دلوں میں اشاعت دین کا ایک جذبہ موجزن ہو تا وہ لوگوں تک نہ صرف اپنے خیالات اور دلائل ہی پہنچا سکیں بلکہ ان کے سامنے عملی نمونہ پیش کر سکیں۔ اس کے بعد سیکرٹری صاحب نے گذشتہ سالانہ اجتماع کے پاس شدہ ریزولیوشنز پڑھ کر سنائے۔ نیز گذشتہ سال کی لنڈن مشن کی کارروائیوں سے احباب کو مطلع کیا گیا۔ اس کے بعد تمام احمدی احباب کی جو اس جلسہ میں شمولیت کے لئے بیرون لنڈن سے آئے ہوئے تھے اور جو لنڈن کے مختلف اطراف سے شامل جلسہ ہوئے شام کے کھانے سے تواضع کی گئی اور نماز مغرب و عشاء کے بعد ۲۳ ستمبر کی کارروائی ختم کی۔ (باقی)

مبلغ سلسلہ کیلئے درخواست دُعاء

مکرم برادرم مولوی نذیر احمد علی صاحب مبلغ انچارج گولڈ کوسٹ بعارضہ تپ دق بیمار رہیں۔ بزرگان سلسلہ نیز تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مجاہد بھائی کی صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار مشتاق احمد باجوہ وکیل التبشیر ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک پرانے احمدی بزرگ کی وفات

(از مکرم خانبہادر محمد شمس عطاء الرحمن صاحب سابق ہوم سیکرٹری حکومت آسام)

ایک لمبی علالت کے بعد میرے والد بزرگوار مولوی محمد امیر صاحب احمدی ۳ ستمبر کو بروز یکشنبہ صبح ۵ بجکر ۵۰ منٹ پر واصل بحق ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر ۹۰ سال تھی۔ بڑے جوشیلے مخلص اور بہادر احمدی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا تبلیغی اشتہار جو انگریزی اور اردو میں ۱۸۸۷ء میں شائع ہوا تھا حضرت امام الواعظین مولوی غلام امام صاحب منی پوری کے ذریعہ ان کے ہاتھ لگا۔ اشتہار کا پڑھنا تھا کہ ان کا چہرہ روشن ہو گیا اور بیعت کا خط فوراً بلا تامل لکھ دیا۔

اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "میں مدت سے مسیح موعودؑ اور مہدی معہودؑ کی آمد کا منتظر تھا کیونکہ مجھے تفہیم ہوئی تھی کہ یہ زمانہ امام الزمان کے نزول کا مقتضی تھا۔ میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور میری زندگی میں ہوا۔ اور ان کو قبول کرنے کی توفیق ملی والحمد للہ۔"

میرے والد بزرگوار کی آواز اس دیار میں احمدیت کی تبلیغ میں سب سے پہلے اٹھی۔ مخالفت کا پیدا ہونا ضروری تھا اور زمانہ دراز تک ان کو دنیوی مشکلات اور مصیبتوں کو برداشت کرنا پڑا۔ مگر وہ ہر ابتلاء پر خواہ کتنا ہی بڑا ہو ثابت قدم رہے۔ اور ہر فتنہ کے موقعہ پر جو دشمنان احمدیت پیدا کرتے تھے پہاڑ کی طرح مضبوط رہے۔ ان کے وعظ و تبلیغ کے نتیجہ میں قریباً دو سو اشخاص نے احمدیت کو قبول کیا۔

آپ موصی تھے۔ جائداد کے ⅛ حصہ کی قیمت اپنی حیات میں ہی ادا کر دی۔ آپ ایک عالم متبحر تھے۔ قرآن کریم سے ان کو عشق تھا اور خدا تعالے نے محض اپنے فضل و کرم سے ان کو فہم قرآن کا ایک خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ مشکل سے مشکل مقامات کو دعاؤں کے ذریعہ حل کر لیتے تھے اور سلسلہ کے بعض بزرگوں کی تفاسیر سے توارد ہو جاتا تھا سلسلہ عالیہ کی کوئی کتاب ایسی نہیں جو انہوں نے مطالعہ نہ کی ہو۔ دو سال سے بینائی بالکل کمزور ہو گئی تھی اور مطالعہ ناممکن ہو گیا تھا۔ پھر بھی اخبارات سلسلہ اور تازہ "تالیفات و تصنیفات" میری ہمشیرگان حسن افروز بیگم و مہر النساء بیگم (جنہوں نے ان کی خدمت آخری دم تک کی تھی) سے پڑھوا کر سنا کرتے تھے۔

بصارت کی کمزوری کے زمانے میں بھی درثمین میں سے حضور علیہ السلام کے اشعار حفظ کرتے رہے اور جب بہت کمزور ہو گئے پھر بھی تکیہ کے نیچے درثمین رکھ چھوڑتے تھے اور آنکھوں پر زور ڈال کر اشعار یاد کرنا ان کا مشغل تھا۔ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میری کمزوری کیلئے درثمین ٹانک ہے۔ میری بیماری کے لئے درثمین دوا اور میری روحانی غذا ہے۔

آخری دنوں میں بار بار وقت پوچھا کرتے تا کوئی نماز فوت نہ ہو جائے۔ یہاں تک کہ آخری رات تہجد اشارے سے پڑھی۔ اور حالتِ نزع میں سورہ یٰسین۔ سورہ آل عمران اور سورہ ابراہیم کے آخری رکوع میرے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے تھے اور درود میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی شامل کرتے ہوئے جان بحق تسلیم ہوئے۔ یرفعہ مکاناً علیاً آمین۔

والد صاحب مرحوم رؤیا صالحہ کی نعمت سے بھی مستفیض تھے اور تعبیریں بتایا کرتے تھے اور صاحب الہام بھی تھے۔ گو وہ اپنے الہاموں کا اظہار کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔

دوستوں سے درخواست ہے کہ میرے والد بزرگوار کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ آمین

فتنہ دجال کا ذکر

سورۃ البقرۃ المبارکہ کے دوسرے رکوع میں

(مکرم حافظ ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب از بورنیو)

سورۃ البقرہ کے دوسرے رکوع میں گروہ منافقین کا ذکر ہے۔ عاجز کے خیال میں یہ یہی مغربی گروہ دجالین ہے۔ گویا رکوع اول میں گروہ مومنین کا ذکر فرما کر فوراً ہی اس انتہائی کفر کا ذکر فرما دیا جس کے ساتھ گروہ مومنین کو مقابلہ پڑے گا اور اس مقابلہ کیلئے مومنین کو تیار کرے ......

تیسرے رکوع میں اس مقابلہ کا صحیح طریق بتایا اور مومنوں کیلئے آخر کار غلبہ کی بشارت اور کفر کے لئے ایسی آگ کی خبر دی جس کی بھینٹ نہ صرف انسان بلکہ وہ پتھر بھی چڑھیں گے جن سے زمانہ حاضرہ کی بڑی بڑی عمارتیں بنائی جاتی ہیں وقودھا الناس والحجارۃ۔

اور اس کے معاً بعد چوتھے رکوع میں بتایا کہ تمام دنیا میں اسلام کا غلبہ خلافتِ اسلامیہ کے ذریعہ سے ہو گا۔

میرے اس استدلال پر کہ رکوع ثانی میں مغربی گروہ دجالین ہی کا ذکر ہے۔ دلیل یہ ہے کہ آنحضرت (فداہ نفسی) صلے اللہ علیہ وسلم نے زبانی پیشگوئی فرمائی ہے کہ یضع الحرب اور اللہ کے تازہ کلام نے اس کی اس رنگ میں تصدیق فرمائی ہے کہ خلیفہ وقت کا نام "المصلح الموعود" رکھ دیا یعنی زمانہ حاضرہ کے بعض ہیوج نی بعض والے شدید جنگی حالات کو امن اور صلح میں بدلنے والا کوئی امریکہ کا ادارہ نہیں بلکہ ہمارا مقرر کردہ خلیفہ ہو گا جو "المصلح الموعود" ہی کی طرف اشارہ فرما کر اللہ تعالے نے "کصیب من السماء فیہ ظلمات ورعد وبرق" والا الہام نازل فرمایا۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس الہام نے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا کہ سورۃ البقرہ کے رکوع ثانی میں اس گروہ کا ذکر ہے جو المصلح الموعود کے زمانہ خلافت میں فسادوں اور جنگوں کی آگ شدید طور پر بھڑکاتے ہوئے بھی زبانی دعویٰ یہی کر رہا ہو گا کہ انما نحن مصلحون دراصل انہی منافق طبع لوگوں کے منافقانہ دعووں کے بالمقابل ہی زمین و آسمان کے خالق نے اپنے مقرر کردہ خلیفہ کا نام "المصلح" رکھا۔ یہی مغربی لوگ ہیں جن میں یہ تضاد پایا جاتا ہے کہ ایک طرف ممالک مشرقی میں یہی لوگ "مذہب" کے واحد دعویدار بن کر آئے ہیں اور کثرت سے لوگوں کے چینی اور ملائی نام بدل کر ہنری اور جارج اور جون رکھ رہے ہیں۔ حتیٰ کہ جاپان میں جنگ ثانی کے بعد سوائے عیسائی مشنریوں کو یہ "آزادی مذہب" کے قائم کرنے والے اور کسی مذہب کے مبلغوں کو داخل نہیں ہونے دیتے اور پھر یہی لوگ ہیں جو خلوا الیٰ شیاطینھم کی حالت میں مذہب اور ہستی باری تعالے کو سرے سے ہی استہزاء کا نشانہ بناتے اور کہتے ہیں کہ یہ مشرقی لوگوں میں جو ہم عیسائی نام رکھوا رہے ہیں یہ تو صرف عوام کو بے وقوف بنانے کی بات ہے۔ ورنہ آجکل کی روشنی کے زمانہ میں کون بے وقوف خدا تعالے یا اس کے نشانات اور معجزات کو مان سکتا ہے (الا انہم ھم السفھاء) ان کی اسی دورنگی چال منافقت کی طرف سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی پیشگوئیوں میں ان الفاظ میں اشارہ فرمایا گیا ہے کہ دجال نبوت کا بھی اور پھر خدائیت کا بھی دعویدار ہو گا حالانکہ ان دعووں میں تضاد ہے۔

پھر یہی لوگ ہیں کہ اس قسم کی چالبازیوں کا مقصود انتہائی محض تجارت کو بنا رہے ہیں لہذا فرمایا کہ فما ربحت تجارتھم۔ ان کی تجارت میں بھی انجام کار خسارہ ہی ہو گا اور کصیب من السماء میں بشارت کے طور پر یہ خوشخبری دی ہے کہ گو رعد و برق ہو کڑک اور بموں سے ایک قیامت تو ضرور بپا ہو گی اور یسفک الدماء کا نظارہ بھی ہو گا مگر خلافت کے طفیل اندر ہی اندر اللہ تعالے قلوب کی زمین میں موسلا دھار بارش بھی نازل فرما رہا ہو گا۔ اور ظاہر ہے کہ گو آگ کتنی ہی تیز کیوں نہ ہو۔ بارش کے مقابلہ میں ہمیشہ ہار جاتی ہے اور آخر جہنم جنت سے تبدیل ہو جاتا ہے۔

(۴) ربنا و آتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ منہ ۔ ولا تخزنا یوم القیامۃ منہ ۔ ولا تخزنا یوم القیامۃ منہ انک لا تخلف المیعاد
اللھم آمین و صلے اللہ علی النبی۔

خاکسار حافظ ڈاکٹر بدرالدین احمد عفی
از جیسلٹن شمالی بورنیو

خاص دعاؤں اور شب بیداری کی ضرورت

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ماڈل ٹاؤن لاہور)

ان ایام میں جبکہ جماعت ایک ابتلاء سے گذر رہی ہے جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا تھا۔ خاص دعاؤں اور شب بیداری کی ضرورت ہے۔ تہجد سے صرف یہی مراد نہیں کہ دو چار منٹ کیلئے اٹھ کر دوگانہ ادا کر کے سو گئے۔ بلکہ اس عبادت میں بھی ہمیں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنا چاہیئے۔ آنحضور کے متعلق قرآن شریف سے ثابت ہے کہ آپ ایک تہائی یا نصف بلکہ دو تہائی رات جاگ کر یہ وقت اللہ کی عبادت میں صرف کیا کرتے تھے۔ یہی حال آپ کے صحابہ کرام کا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں بھی ہم لوگوں کا یہی عمل تھا پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ التزام کے ساتھ تہجد کے لئے اٹھیں اور کافی دیر تک عبادتِ الٰہی میں مصروف رہیں اور جماعت اور اسلام کی حفاظت اور ترقی کیلئے بہت دعائیں کریں یہ ابتلا عارضی اور عظیم الشان ترقیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوں گے۔

درخواستہائے دعاء

میرے چچا جان شیخ فیض قادر صاحب عرصہ تین ماہ سے دشمنوں کی سازش کا شکار ہیں۔ احباب سے ان کے باعزت اور بابرکت روزگار کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میری والدہ صاحبہ اور ماموں صاحب اکثر بیمار رہتے ہیں۔ احباب ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار نور الحق دفتر سندھ ربوہ حال لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا مذہب

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں! دل سے ہیں خدام ختم المرسلیںؐ
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے جان و دل اس راہ پہ قربان ہے

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(یہ مضمون جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے بطور ٹریکٹ شائع کیا :-)

"یاد رہے۔ کہ جس قدر ہمارے مخالف علماء لوگوں کو ہم سے نفرت دلا کر ہمیں کافر اور بے ایمان ٹھہراتے۔ اور عام مسلمانوں کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں۔ کہ یہ شخص معہ اس کی جماعت کے عقاید اسلام اور اصول دین سے برگشتہ ہے۔ یہ ان حاسد مولویوں کے وہ افترا ہیں کہ جب تک کسی دل میں ایک ذرہ بھی تقویٰ ہو۔ ایسے افترا نہیں کر سکتا۔

جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے۔ وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے۔ ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو۔ قرآن کریم کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں اور ہم اسبات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے۔ یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ پر ایمان رکھیں۔ کہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اور اسی پر مریں

اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کے مقررہ کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہلسنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ ان سب کا ماننا فرض ہے

اور ہم آسمان و زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعوےٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا۔ کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں الا ان لعنۃ اللہ علی الکاذبین

والمفــــــــــــــــــــترین

(منقول از ایام الصلح صفحہ ۸۶ و ۸۷ مطبوعہ یکم جنوری ۱۸۹۹ء (از حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام)

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
جانم فدا شود براہ دین مصطفےٰ ایں است کام دل گر آید میسرم

تصدیق از مشہور عالم دین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈوکیٹ اہلحدیث "مولف براہین احمدیہ (از مرزا صاحب) مخالف و موافق کے تجربہ و مشاہدہ کے رو سے (واللہ حسیبہ) شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہیں" (رسالہ اشاعت السنۃ جلد ۷ نمبر ۶ صفحہ ۲۶)

تصدیق از والد بزرگوار مولانا ظفر علی خانصاحب آف "زمیندار"

"مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے اس وقت آپ کی عمر ۲۲۔۲۳ سال ہو گی، ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ جوانی میں بھی آپ نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔ (اخبار زمیندار مئی ۱۹۰۸ء)

(ناشر:- جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

اخلاص محبت۔ انابت اور اطاعت کا کامل نمونہ دکھاتے ہوئے قربانی کرتے چلے جائیں

(۱۱) "یاد رکھو! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے مطابق (پانچ ہزار سپاہی دیئے جانے کی پیشگوئی جو تحریک جدید کے ذریعے خدا کے فضل و کرم سے پوری ہو رہی ہے) اسلام کی فتح کی بنیاد۔ احمدیت کے غلبہ کی بنیاد۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد ازل سے تحریک جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے"

(۱۲) "ان پانچہزار سپاہیوں کی قربانیاں آئندہ دنیا میں ایک انقلاب پیدا کریں گی۔ آئندہ یہ تحریک کیا شکل اختیار کرے گی۔ اور اس تحریک کے کیا کیا نتائج رونما ہوں گے۔ ان سب باتوں کو اللہ ہی جانتا ہے"

(۱۳) "ہمارا کام صرف اتنا ہے۔ کہ اخلاص سے محبت سے۔ انابت سے۔ اطاعت کا کامل نمونہ دکھاتے ہوئے اور اللہ تعالےٰ کی طرف پورے تضرع اور ابتہال کے ساتھ جھکتے ہوئے قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ ہم اس کی رحمت اور فضل کے امیدوار ہیں"

(۱۴) اس بنیاد کے رکھنے میں تحریک جدید کے دفتر اول کے مجاہدین صف اول کی فضیلت کی سعادت حاصل کرنے والے ہیں اور ۱۹۳۴ء سے اس جہاد میں شامل ہوتے آ رہے ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے جو احباب انیس سال تک برابر جہاد میں شامل ہوتے رہیں گے اور ہر سال اس میں حصہ ڈالتے چلے جائیں گے"۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ لینے والے ہوں گے۔ جس کا اب سولہواں سال جا رہا ہے اور اس میں سے نوماہ کا عرصہ قریب ختم ہے۔

(۱۵) نومبر ۱۹۴۳ء میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے دسویں سال کا اعلان فرمایا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطبہ کے بعد کئی احباب نئے شامل ہوئے چنانچہ کیپٹن عطاء اللہ صاحب حال راولپنڈی نے پہلے سال سے دسویں سال تک ہر سال پہلے سال سے اضافہ کے ساتھ ۱۰۱/-/- کا وعدہ پیش حضور کیا۔ اور اسے اللہ تعالےٰ کی توفیق سے یکمشت مارچ ۱۹۴۴ء میں ادا کر دیا۔ اس کے بعد خدا جانے کیا روک ہوئی۔ وہ شامل نہ ہو سکے گذشتہ سال جلسہ سالانہ مرکز ربوہ میں آپ شامل ہوئے اور آپ نے دفتر وکیل المال تحریک جدید میں اپنا حساب اس سال دیکھ کر اس تفصیل سے وعدہ دیا۔

گیارھواں سال ۱۶۱/-/- بارھواں سال ۱۶۲/-/- تیرھواں سال ۱۶۳/-/- چودھواں سال ۱۶۴/-/- پندرھواں سال ۱۶۵/-/- سولہواں سال ۱۶۶/-/- کل میزان ۹۸۱/-/- یہ رقم آپ نے یکمشت ارسال فرما کر رضا الٰہی حاصل کی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ تحریک جدید کے وہ احباب جو اب تک سولہویں سال کا وعدہ پورا نہیں کر سکے۔ انہیں اب سمجھنا چاہیئے کہ سال کا آخر قریب آ گیا۔ وہ بھی اپنے ان بھائیوں کے ساتھ مل جائیں جو اپنا وعدہ پورا کر چکے ہیں۔

(۱۶) فرمایا: "اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس قسم کی تحریک صدیوں میں کوئی ایک ہی ہوا کرتی ہے۔ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ایک یادگار زمانہ دور ہے جس کی تمام انبیاء و مرسلین نے حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک خبر دی۔ اور اسبات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپ کے کام کو مضبوط کرنے اور اشاعت احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے وہ اپنے آپ کو اس تاریخی دور میں شامل کرتا ہے جو قیامت کے دن بہت سی جماعتوں پر جو نظر آ رہی ہیں۔ ہماری جماعت کو زیادہ اہمیت دینے اور زیادہ عزت کا مستحق بنانے والا ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے اور اسی طرح اسلام اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کر دے"

وہ احباب جو دس سال چندہ دے چکے یا بعد میں بھی دیتے رہے اور ایک دو سال نہیں دیا۔ وہ اب سولہویں سال اور گذشتہ سالوں کا دے کر شامل ہو سکتے ہیں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا محسن امام!

(از چوہدری ظفر اسلام صاحب انسپکٹر بیت المال)

ہر احمدی کی زندگی میں بعض خاص گھڑیاں آتی ہیں جن میں وہ ایک گداز روح لیکر اُبلتے ہوئے چشمہ کی طرح سوز۔ رقت اور آہ وزاری کے عالم میں اپنے زندہ اور قادر خدا کے آستانہ پر جھک جاتا۔ ایک بچہ کی طرح بلکتا اور اپنی بات منوانے پر تلا ہوتا ہے۔ ایک ناممکن امر کو ممکن میں تبدیل کرا دینے کے درپے ہوتا ہے اضطراب و اضطرار اور آہ و نالوں سے اس کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ گویا تمام کائنات کو اپنے ساتھ شامل کر لیتا ہے۔ وہ پہاڑوں کو اُن کی جگہ سے ہلا دیتا اور سمندروں کو خشک اور بے آب و گیاہ جنگل کو اپنی دعا کی قوت سے سبزہ زار بنا دیتا ہے۔ ہمارے لئے آج اپنے محبوب اور مقدس آقا کے لئے بھی کسی قسم کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ایک سچے احمدی کی پرسوز دعائیں اپنے عالی مرتبہ سردار حضرت محمود کے لئے وقف ہو جانی چاہئیں۔ اس دعا کے وقت ہمارے متلاطم جذبات کی توجہ کا تمام رُخ اپنے آقا کی طرف پھر جانا چاہیئے۔

حقیقت یہی ہے کہ یہ بلند شخصیت اس زمانہ میں نسل آدم کے لئے خدا کی جود و عطا میں ایک بڑا عطیہ اور انعام ہے۔ اس عالی مرتبہ انسان کی روحانی بلندی اُس کا ذہنی اور علمی ارتقاء نے دینی علوم سے اُس کی واقفیت۔ اُس کا قرب الٰہی اور بارگاہ رب العزت میں اُس کی مقبولیت کا ہم اندازہ نہیں لگا سکتے۔ اُس کی قیادت کا ہی نتیجہ ہے۔ جو جماعت احمدیہ کو عظیم الشان عظمت و برتری حاصل ہے۔ اُس نے خود بلند ہوتے ہوئے جماعت کے نقطہ نگاہ کو ہر لحاظ سے بلند کر دیا۔ ایک طرف ہمارے خدا سے ہمیں قریب کر دیا۔ عرفان و روحانیت کے وہ اسرار و دقائق کھول کر رکھ دیئے جو کئی اولیائے اُمت کیلئے بھی سربستہ راز تھے۔ خدا اور اُس کے رسولؐ کو ایسے دلآویز رنگ میں پیش کیا کہ روح خود بخود اُس کی طرف کھچی جاتی ہے گویا خدا اور اس کا رسولؐ اپنی تمام صفات کاملہ کے ساتھ ہمارے سامنے جلوہ گر ہے۔ قرآنی معارف کا سمندر ہے۔ جو اس کے اندر سے ٹھاٹھیں مارتا ہوا نظر آتا ہے۔ اُس کے ایک ایک بیان کردہ نکتہ معرفت اور دیگر علمی نقاط پر روح رقص کرنے لگتی اور وجد میں آجاتی ہے۔ ہر دنیوی معاملہ اور ہر دنیوی الجھن اور گتھی کے سلجھانے میں ہمارے ذہنوں کو ایسی جلا بخشدی اور ہمارے افکار کو ایسا صیقل کر دیا ہے کہ آج جماعت احمدیہ کے کئی افراد کو ان کے مفکرین اور بلند ترین سیاست دانوں کی صف میں لا کھڑا کیا ہے۔ اور بعض اس وقت بین الاقوامی شہرت کے بلند مقام پر ساری دنیا کی نگاہوں کے سامنے ہیں۔ اور اکثر افراد تو اپنے اپنے ماحول اور گردوپیش میں دانشمندی ذہانت اور فکر و تدبر میں مسلمہ ہیں۔

غرض یہ مقدس اور روحانی فرمانروا ہمارے لئے جس پہلو سے بھی دیکھا جائے۔ اس بات میں محسن اعظم کی حیثیت رکھتا ہے۔ جماعت احمدیہ بحیثیت قوم اُس کے بہت بڑے اور بے شمار احسانات تلے بام عروج پر چھلانگیں لگاتے ہوئے چلی جا رہی ہے۔ ہمارے ہر فرد کی زندگی کا ہر پہلو اُس کا مرہون منت ہے۔

جماعت احمدیہ بارہا مہیب خطرات کے نرغہ میں آئی۔ اور دشمنوں کے نزدیک گھڑی ہوئی نظر آتی تھی۔ دشمن خوش ہو رہا تھا۔ کہ اب اس کمزور و حقیر قوم کی کشتی تیز و تند باد مخالف میں مخالفت کے پہاڑ سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائیگی مگر تھوڑے وقفہ بعد دشمن دنگ اور ششدر رہ گیا اور دانت پیسنے لگا۔ یہ دیکھ کر کہ اس کشتی کا ناخدا خداداد قوت عزم و تدبر اور خدا کی طرف سے عظیم الشان تائید و نصرت کے ساتھ اس شکستہ ناؤ کو صحیح سلامت لیکر ساحل مراد پر لے پہنچا ہے۔ دنیا ہر دفعہ محو حیرت ہوئی۔ جماعت نے سینکڑوں بار اس ناخدائے ملت اس مرد کامل کے آہنی عزم اُس کے بے مثال تدبر و تفکر اور تعلق باللہ کے مشاہدے کر لئے۔

۱۹۴۷ء کے خونین انقلاب کے ہولناک نظارے ہماری نگاہوں کے سامنے ہیں۔ یہ کتنا محشر خیز انقلاب تھا۔ پہاڑ کی مانند مضبوط طبقے دار پوست خاک ہو گئے۔ مہیب سے مہیب خطرات کے بادل کس تیزی اور شدت کے ساتھ اُمنڈ اُمنڈ کر جماعت احمدیہ کے مرکز پر منڈلا رہے تھے۔ جہاں سے ایک متنفس بھی بچ نکلنا محال اور ناممکن تھا اس ہولناک وقت میں جبکہ ایک ایک احمدی اپنے جذبہ فداکاری اور بہادری کے لحاظ سے شیر دل نظر آتا تھا۔ ہمارا پیارا آقا جماعت کے ایک ایک فرد کے لئے بارگاہ رب العرش میں ایک نہایت دردمند ماں کی طرح بلک رہا تھا۔ اور تڑپ رہا تھا۔ کہیں اس بے قراری اور اس کے ساتھ ظاہری تدابیر اپنی قوم کی نجات کے لئے اختیار کر رہا ہے کہ اُس کی ظاہری حالت سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ قوم کے فکر و غم میں ذبح ہو رہا ہے۔ اُس وقت کا منظر کس قدر رقت انگیز تھا دنیا میں کونسی ماں اپنے اکلوتے فرزند کے لئے یہ جذبہ فکر و غم رکھتی ہے اور کونسا لیڈر اپنی قوم کے لئے اس درجہ فکر و غم کے سمندر میں اپنے آپ کو ڈال دیتا ہے۔ اور پھر کونسا لیڈر آخر اپنی قوم کو ایسے خطرہ سے صحیح و سلامت نکال لینے میں کامیاب ثابت ہوتا ہے۔

قومی شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ وہ درہم برہم ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ جماعت پر انتہائی سراسیمگی اور پریشانی کا وقت آتا ہے۔ مگر آج یہ اولوالعزم یہ کوہ وقار انسان پھر اپنے گرد اپنے جلو میں ان پریشان فلاکت زدہ انسانوں کو ہاں اپنے پروانوں کو مجتمع کرنے لگتا ہے۔ وہ باوجود ہماری غفلت کیشیوں اور کوتاہیوں کے باوجود ہمارے کئی دفعہ غلط اقدام کے کس حوصلہ۔ کس عزم آہنی اور کس حسن تدبر و تدبیر کے ساتھ اور کس رافت و شفقت بھری روح کے ساتھ ہمیں اپنے پروں کے نیچے سمیٹ رہا ہے وہ پھر ہمیں برکت دینا چاہتا ہے۔ وہ پھر اپنے وجد انگیز اور روح پرور کلام سے ہماری روحوں کو پاکیزگی اور بلندی بخشنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ اُن کے قرب میں پھر ہمیں روح کی غذا اور ایک تسکین مسرت انگیز تسکین ملنا شروع ہوئی ہے۔ وہ پھر ایک ایسی فضا پیدا کرنے کی کوشش میں ہے۔ کہ اگر ہمیں نیت صالحہ اور عمل صالحہ اور اس کی کامل اتباع و اطاعت کا جذبہ رکھتے ہوئے اس فضا میں رہنے اور سانس لینے کی سعادت نصیب ہو۔ تو اُس کی عطر بیز ہوائیں ہماری مشام جان کو معطر کر دینگی ان قومی احسانات کے علاوہ جماعت کے ہزاروں افراد کی زندگیاں اُس کی مرہون منت ہیں۔ آج ہزاروں خاندان اُسی کی دعا اور توجہ اور رہنمائی کی طفیل دینوی عزت و راحت کی زندگی بسر کر رہے ہیں وہ اُسی کی بدولت فرش سے اُٹھ کر گویا عرش پر پہنچے ہوئے ہیں۔ ہزاروں افراد ذہنی اور اقتصادی پستی سے اُٹھ کر بلندی کی طرف پرواز کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہزاروں نامراد بامراد اور ہزاروں افسردہ و غمناک شادکام ہوئے۔ ہاں اُس کی کرشمہ ساز دعاؤں نے ہزاروں کی دنیا بدل کر رکھ دی۔ بلکہ اُن کے جہنم کو اسی دنیا میں جنت سے بدل دیا۔ اسی وجہ سے اگر ایک طرف بعض بدنصیب اُس کی ذات اطہر پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ تو لاکھوں اس شمع کے پروانے بھی ہیں۔ لاکھوں سرفروش اور جانباز شیدائی بھی ہیں۔ جو عرفان و روحانیت کی چاشنی کے ساتھ اُس کے مقام و رتبہ اس کی بلند شان و عظمت کو کسی قدر سمجھتے ہوئے اس کی اتباع و اطاعت میں سرگرم و سرشار رہتے ہیں۔ اور بعض ہم میں سے ایسے بھی ہیں کہ جن کی غفلت و کوتاہی اور دنیا طلبی اس وجود مزکّی کے لطف و کرم اور احسان کو نظر سے اوجھل کر دیتی۔ اور اس .... سے ہمیں دور لے جاتی ہے ہماری یہ غفلت و کوتاہی ہماری اجنبیت و دوری خود اُس کے جذبہ ہمدردی کی وجہ سے اُن کے لئے باعث کلفت و رنج ٹھہرتی ہے

آؤ۔ ہم کم از کم ندامت و شرمساری کے ساتھ کوتاہی اور کمی کی تلافی .... اس طرح تو کرنے کی کوشش کریں کہ ہم اُس کے لئے عقیدت اور دردمند دل لے کر اپنے خدا کی بارگاہ میں اس طرح گر جائیں۔ کہ مجسم التجا بن جائیں۔ ہماری پرسوز اور پر رقت دعاؤں کا نقطہ مرکزی سیدنا حضرت محمود کی ذات والا صفات ہو۔ ہمارے جذبات عقیدت اور تشکر و امتنان دونوں کا یہ تقاضا ہے۔ ہماری فرض شناسی ہماری انسانیت کا تقاضا ہے۔ نہیں ہماری اپنی خیر خواہی اور مآل اندیشی کا تقاضا ہے کہ ہماری دعاؤں کا محور یہ وجود باجود ہو۔ ہاں حضرت ام المومنین اس کے عزیز و اقارب اُس کے تمام پیارے اُس کے مبلغین اُن کے وہ خدام جو اس کے منشاء کے مطابق ہماری سرحد سے اُس پار درویشانہ زندگی اختیار کرتے ہوئے قادیان کی ارض مقدس میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ جن پر کسی وقت دنیا کے بادشاہ رشک کھائیں گے۔ اُسی کی دعا میں شامل ہیں کیونکہ وہ اسی کا حصہ ہیں۔

اے خدائے برتر۔ تو اپنے اس برگزیدہ موعود اور ہمارے محسن آقا پر بے شمار انوار و برکات نازل فرما۔ اُسے اُس کے مقاصد عالیہ میں جو اسلام اور رسولؐ اسلام کی عظمت کے قیام اور مسلمانان عالم کی بہبودی اور جماعت احمدیہ کی قومی و انفرادی ترقی کے متعلق ہیں۔ اپنی خارق عادت تائید و نصرت کے ساتھ عظیم الشان کامرانیاں عطا فرما۔ اُس کا ہر دن نئی تائید و نصرت کے ساتھ شاندار کامیابیوں اور مسرتوں کو اپنے ساتھ لائے۔ اسی طرح اُس کے تمام پیاروں اور اعزہ و اقارب کو ہر خیر و برکت سے مالا مال کر دے۔ اور ہر غم و غصہ سے محفوظ رکھ۔ آمین۔

ولادت

برادرم مکرم عبد الحمید صاحب سب پوسٹ ماسٹر اوجھری کیمپ راولپنڈی کو ۹ اکتوبر کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا فرزند عطا فرمایا۔ نومولود محترم بابو الٰہی بخش صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر مری کا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو دین کا خادم اور با اقبال بنائے۔ اور لمبی زندگی عطا فرمائے

(خورشید احمد)

درخواست دعا

مکرم ماسٹر حسن محمد صاحب میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ اُن کا ایک اپریشن یعنی ہاتھ کاٹ دیا گیا ہے۔ اُن کی بغل میں گلٹی ہو گئی ہے۔ جن میں گرم پڑ گئے ہیں اب دوسرا اپریشن ہونیوالا ہے احباب دعا فرمائیں:۔ (احمد حسن کاتب)

حب اٹھرا ابٹر اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸/- مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۳/۱۲/- حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوریا میں اشتراکی حملہ سے شمالی یورپ میں تشویش

بوسٹن ۱۳ اکتوبر۔ شمالی یورپ سے آمدہ تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ کوریا میں اشتراکی یلغار سے ناروے سویڈن اور ڈنمارک کے رہنے والوں کو فکر پڑ گئی ہے۔ وہ اس فکر میں ہیں کہ نا معلوم کیا روس ان کا رخ کرلے اسلئے ان کی کوشش ہے کہ اپنے ملک کو بیرونی حملہ آوروں کی یورش اور اندرونی دشمنوں کی تخریبی کارروائیوں کے خلاف اپنے آپ کو خوب مضبوط کرلیں اس غرض کے لئے ڈنمارک میں تو پارلیمنٹ کا ایک خصوصی اجلاس طلب کر لیا گیا ہے تاکہ ملکی دفاع اور اقتصادی مسائل پر مزید غور و خوض کے بعد مناسب تجاویز عمل میں لائی جائیں۔ لیکن ان موضوعات پر جو بحث و تمحیص ہوتی ہے۔ اس میں اس درجہ اختلافات پائے گئے ہیں کہ عام خیال ہے کہ اس سال موسم خزاں میں عام انتخابات کئے جائینگے ناروے میں پارلیمنٹ کی خارجہ امور کی کمیٹی کا اجلاس ہوا جس نے بین الاقوامی صورت حال۔ اسلحہ بندی اور دفاعی معاملات کے متعلق پارلیمنٹ کو غیر معمولی اختیارات دیئے جانے پر بحث کی۔ اس کمیٹی نے جو فیصلے کئے ہیں ان کو پارلیمنٹ کے ایک غیر سرکاری اجلاس میں عنقریب ہی پیش کیا جائے گا۔ سویڈن کی پارلیمنٹ کے سامنے بھی قریب قریب یہی امور زیر تجویز ہیں جن جملہ اور اخراجات کے وہاں کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ دس کروڑ ڈالر ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے پناہ گاہوں کی تعمیر پر صرف کئے جائینگے اخبارات میں ان ہی مسائل پر رائے کا اظہار کیا جارہا ہے اپنے ایک مقالہ افتتاحیہ میں جس کا عنوان "وقت ضائع نہیں کیا جا سکتا تھا" سویڈن کے محنت کش طبقہ کے مقبول عام اخبار آربی ٹر بلاڈٹ نے تحریر کیا کہ اگر کوئی آج آپ کو یہ بتائے کہ بین الاقوامی صورت حال کافی تشویشناک ہے تو اسے آپ قنوطی نہ کہیئے۔ اسلئے کہ وہ تو فقط ایک حقیقت کا اظہار کر رہا ہے۔ خطرہ کے اسی بڑھتے ہوئے احساس کی وجہ سے ان ممالک نے اقوام متحدہ کی اپیل پر لبیک کہا اور جنوبی کوریا کی امداد حسب مقدور کی۔ ان ممالک کی کوریا افواج بھیجنے کی مصلحت تو کسی کی سمجھ میں نہ آسکتی تھی اسلئے کہ ان کے سارے وسائل اپنی دفاع کے لئے ہی ناکافی ہیں اور وہ اس معاملہ میں بیرونی امداد کے محتاج ہیں اور پھر ان کے کچھ دستے ابھی تک شکست خوردہ جرمنی میں مقیم ہیں۔ پھر سویڈن اقوام متحدہ کا ممبر بھی نہیں ہے اور وہ جانتا ہے کہ اگر کسی نے ناروے

بخارات و پانی

ریاست ہائے متحدہ کا ادارہ بازیابی آج کل ایک ایسی تحقیقی جستجو میں مصروف ہے جس کی رو سے یہ پتہ چلایا جائے گا۔ کہ تالابوں کا کس قدر پانی ابخرات کی شکل میں فضا میں تحلیل ہو جاتا ہے۔ یہ تحقیقی مطالعہ لیک رڈ میں ہو رہا ہے۔ جو ہاؤ زبند کے عقب میں واقع ہے۔ اس موقع پر عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ لیک رڈ دنیا کا سب سے بڑا مصنوعی تالاب ہے ادارہ کا اندازہ ہے۔ کہ لیک رڈ اور اس سے ملحق دوسرے تالاب ہیں۔ ان سے سال بھر میں اس قدر پانی آبخراتی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ جو ۴۰۰۰۰۰ ایکڑ زمین کی آبپاشی کے لئے نہایت کافی ثابت ہو سکتا ہے۔ یا یوں سمجھیئے کہ اسی پانی سے دو سال تک بڑا ایک تین لاکھ افراد پر مشتمل شہر یا آبادی کو بجلی سے متعلق تمام سہولتیں پہنچائی جا سکتی ہیں۔

تحقیقات میں ادارہ آب و ہوا۔ ادارہ ارضیات اور امریکی بحریہ فوج کے برقیہ دار التجربہ کے محققین باہمی اشتراک سے کام کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ اس تحقیقات سے جو نتیجہ نکلے گا۔ وہ انجینئروں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔

ادارہ بازیابی کا کہنا ہے کہ اس تحقیقی منصوبہ کی تکمیل کے لئے دو سال کی مدت درکار ہوگی۔ مگر ایک مرتبہ جب صحیح معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ تو وہ اتنی مفید ثابت ہونگی کہ آئندہ پانی کے ذخیروں کے مناسب نگہداشت کی جا سکیں گی۔ (دی۔ س۔ و۔ س)

اور ڈنمارک کے خلاف جارحانہ اقدام کیا تو اسے بھی اپنے حلیفوں کی امداد کرنا پڑے گی۔ لہٰذا سویڈن نے ان حالات میں صلیب احمر کی انجمن کو طبی امداد کے لئے ڈھائی لاکھ ڈالر کی گراں قدر رقم عطا کی۔ ناروے نے اپنے جہاز سپاہیوں اور رسد لانے لیجانے کے لئے پیش کئے۔ اور ڈنمارک نے دوائیاں اور طبی سامان دینے کا فیصلہ کیا۔

(دی۔ س۔ و۔ س)

درخواست دعا

چوہدری دین محمد صاحب موضع اٹھوال احمدیاں ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور نہایت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور نیز مالی مشکلات کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(چوہدری محمد منیر کلرک الفضل لاہور)

کیا آپ نے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے

اگر نہیں بھجوائی تو مہربانی فرماکر اکتوبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوا دیں اور وی۔ پی کا انتظار نہ کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ قیمت اخبار بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے

(منیجر)

احباب خالص سونے چاندی کے نفیس زیورات میں وعدہ پر تیار کرنے کیلئے شیخ عزیز الدین احمد اینڈ سنز احمدی زرگران موچی دروازہ چوک نواب جنگ لاہور کی خدمات حاصل کریں۔ ہم نے ان کو نہایت مخلص دیانتدار اور وعدہ کے پابند اور امین پایا ہے۔

(دخانصاحب) شیخ جلال الدین صاحب ضیا گزیٹڈ آفیسر منٹگمری

(دریاں) غلام محمد صاحب اختر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ آفیسر ریلوے لاہور

تمام مردانہ پوشیدہ امراض کا

نتانوے فیصدی کامیاب علاج کی گرانٹی کیلئے بمبئی کے مشہور پندرہ سالہ تجربہ کار ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہوترا سے مشورہ کریں۔ اگر آپ اپنی جوانی کو بالکل تباہ اور برباد کر چکے ہوں۔ ہر قسم کے علاج کرا کر مایوس ہو چکے ہوں تو آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ بلکہ زندگی کا لطف اٹھانے کے لئے ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سے ملاقات کریں۔ خاص کمزوری خواہ کسی وجہ سے بھی ہو گئی ہو کے علاوہ بواسیر کا علاج بھی ایک ہفتہ میں گرانٹی سے کیا جاتا ہے۔ ایڈریس کا اچھی طرح خیال کریں۔

پتہ:- ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہوترا بمبئی دواخانہ وائل ہوٹل بلڈنگ گنپت روڈ کے موڑ پر پہلی منزل انارکلی لاہور

جو صاحب تشریف نہ لا سکتے ہوں جواب کیلئے چھ پیسے کے ٹکٹ ارسال کریں۔ صبح ۹ بجے سے ۱ بجے تک شام ۳ بجے سے ۷ بجے تک

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور

دواخانہ خدمت خلق

سفوف ذیابیطس ذیابیطس نہایت ہی موذی مرض ہے ہڈیوں تک کو کھوکھلا کر دیتی ہے۔ اور آدمی زندہ درگور ہو جاتا ہے۔ یہ سفوف اس مرض کو شفا بخشنے یا اسے حد کے اندر رکھنے میں نہایت ہی مفید ہے قیمت پندرہ خوراک ۲/۱۲

تپاکن سنچا دو کونین کے بغیر توڑنے والی دوا۔ اور کونین کے نقصانات سے بالکل پاک قیمت یکصد گولی ۱/۸

شفائی پرانے بخار جو ہڈیوں میں داخل ہو گئے ہوں اور تلی پر اثر ہو گیا ہو۔ تپاکن کے ساتھ اس دوائی کا استعمال ہو۔ تو خدا کے فضل سے بخار دور ہو جاتا ہے قیمت پچاس گولیاں ۲/-/- روپیہ

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

تمام جہان کیلئے نظام نو

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

انگریزی میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

صمد الٰہ سٹورز دوکان نمبر ۴ باغ جناح (؟)

قت الکٹ

خالص دیسی گھی سے نہایت عمدہ اور لذیذ اور تازہ بتازہ کھانے تیار ہوتے ہیں۔ بند مکھن۔ ڈبل روٹی۔ انڈا۔ کیک پیسٹری چائے۔ لیمن سوڈا وغیرہ بھی ہر وقت تیار مل سکتے ہیں۔ نیز مستقل ماہوار کھانا کھانے والے احباب کو سپیشل مراعات دی جاتی ہیں۔ تفصیلات کے لئے زبانی گفتگو کریں۔

کیپٹن جمال الدین گل احمدی منیجر

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلوچستان کے ہندو لیڈر کی طرف سے منڈل کی مذمت

کوئٹہ ۱۲ اکتوبر۔ بلوچستان کے ایک ہندو لیڈر چوہدری ٹکارام نے پریس کو ایک بیان میں مسٹر جے این منڈل کی بشدید غداری کی مذمت کی ہے جنہوں نے اپنی مذموم حرکت سے پاکستان کی اقلیتوں کو دھوکہ دیا ہے ـــ ہندو لیڈر نے مسٹر منڈل کے عائد کردہ اس الزام کو سفید جھوٹ سے تعبیر کیا۔ کہ پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ منصفانہ سلوک روا نہیں رکھا جاتا۔ انہوں نے کہا ہے کہ پاکستانی ہندو امن اور چین کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور پاکستان کے قیام کے وقت ہی سے ہندوؤں کو بھی مسلم شہریوں کے ساتھ مساوی مواقع دیئے گئے تھے ـــ انہوں نے یہ بھی کہا کہ صرف یہی واقعہ کہ مسٹر منڈل کو پاکستان کے اعلیٰ ترین عہدہ پر فائز کیا گیا تھا۔ اس کا کافی ثبوت ہے کہ یہاں اقلیتوں کے ساتھ فیاضانہ سلوک کیا جاتا ہے

آخر میں چوہدری ٹکارام نے کہا کہ بلوچستان کے ہندو ہمیشہ پاکستان کے وفادار شہری رہیں گے اور اپنے وطن کی خوشحالی اور استحکام کے لئے سب کچھ قربان کرنے کو ہمیشہ تیار رہینگے (اسٹار)

حیدرآباد کے نزدیک نیا شہر تعمیر کیا جائیگا

حیدرآباد (سندھ) ۱۲ اکتوبر۔ مہاجروں کی آبادکاری کے لئے چندہ جمع کرنے کی تحریک کے سلسلہ میں یہاں ایک عام جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے حیدرآباد کے کلکٹر آغا عبدالنبی نے کہا کہ ۰۰۰،۰۰،۴ روپوں کی مطلوبہ رقم میں سے ۰۰۰،۲۰۰ روپے اب تک جمع کئے جا چکے تھے۔ انہوں نے اپنے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ جب تک کہ ان کا مشن کامیاب نہ ہو جائے اور لوگوں کو تلقین کی کہ قوم کی تعمیر کے اس کام میں دل کھول کر چندے دیں

کلکٹر نے یہ انکشاف بھی کیا کہ حیدرآباد کے نزدیک ایک ایسا شہر بنانے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ جس میں جدید شہر کی تمام سہولتیں موجود ہوں۔ مجوزہ شہر کے لئے ضروری سروے کرنے کو ایک کمیٹی بھی مقرر کر دی گئی ہے (اسٹار)

مشرقی برلن میں کوریا کی جنگ کی خبریں بند

برلن ۱۲ اکتوبر۔ برلن کے باشندوں نے کل شام کو شور مچاتے ہوئے مشرقی جرمن پولیس کو اس پر مجبور کر دیا کہ وہ لمباروں کی ان دیو پیکر روشنیوں کو بجھا دیں۔ جن سے برطانوی سوویٹ منطقہ کی سرحد پر بجلی کے ذریعہ مشرقی برلن والوں کو کوریا کی جنگ کی خبریں دی جا رہی تھیں۔ (اسٹار)

پیکنگ کے نشریہ کا اثر

لندن ۱۲ اکتوبر۔ پیکنگ کے ایک نشریہ سے لندن کے اسٹاک ایکسچینج پر بہت ہی اثر وہاں پڑا ہے۔ ویسے بھی تمام شعبوں میں قیمتیں کم ہو رہی ہیں۔ (اسٹار)

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ آج پاکستان کے رائل ایئر فورس کے کمانڈر انچیف ایئر وائس مارشل اے جی لی انگلستان سے قیام کیلئے انگلستان روانہ ہو جائیں گے۔

جنرل اسمبلی میں صدر ٹرومین کی تقریر

لیک سکسیس ۱۱ اکتوبر۔ صدر امریکہ مسٹر ہیری ٹرومین نے ۲۴ اکتوبر کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ایک خاص اجلاس میں تقریر کرنا منظور کر لیا ہے۔ خارجہ پالیسی کے بارے میں صدر ٹرومین کی یہ نہایت اہم تقریر ہوگی۔

الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں

"تسنیم" کی معذرت

قیم جماعت اسلامی ضلع منٹگمری اطلاع دیتے ہیں کہ "تسنیم" کے نامہ نگار اوکاڑہ نے قادیانیوں کے متعلق جو خبریں بھیجی ہیں وہ جذباتی اور خلاف واقعہ ہیں۔ اس لئے نامہ نگار مذکور کو تسنیم کی نامہ نگاری سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ ادارہ کو ان خبروں پر افسوس ہے۔ جو نامہ نگار مذکور نے قادیانیوں کی اشتعال انگیزی کے متعلق بھیجی ہیں ـــ تسنیم جس دعوت اور مسلک کا داعی ہے اس کا تقاضا ہے کہ ہمارے کالموں میں دانستہ کوئی ایسی چیز شائع نہ ہو جو خلاف واقعہ ہو (ادارہ)

تسنیم ۸ اکتوبر ۱۹۵۰ء

کشمیر میں رائے شماری جلد از جلد ہونی چاہیئے

لیک سکسیس ۱۱ اکتوبر۔ آج پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے ایک جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کو جلد از جلد حل کرنے کا سوال بہت اہمیت رکھتا ہے۔ مسٹر روز ویلٹ کے ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ پاکستان اور ہندوستان اس امر پر رضامند ہو گئے تھے کہ مسئلہ کشمیر کا حل غیر جانبدارانہ استصواب کے ذریعہ کیا جائے۔ اب ضرورت اس کی ہے کہ کم از کم وقت میں ریاست میں رائے شماری کرائی جائے اور دونوں حکومتوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ کشمیر میں رائے شماری کے متعلق اپنے وعدوں کو پورا کریں۔

شاہ ایران کی شادی

طہران ۱۱ اکتوبر۔ آج طہران میں سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ شاہ ایران کی نسبت ثریا اسفندیاری کے ساتھ قرار پائی ہے۔ ثریا اسفندیاری ایک امیر قبائلی سردار کی صاحبزادی ہیں۔ ابھی شادی کی تاریخ کا کوئی اعلان نہیں کیا گیا۔

اشتراکی چین کوریا میں مداخلت کے لئے تیار نہیں

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ (اسٹار کے سفارتی نامہ نگار کے بیان کے مطابق برطانوی دفتر خارجہ کے ماہروں نے کوریا کے متعلق اشتراکی چین کے نئے انتباہ کا بغور مطالعہ کیا اور ان کی رائے ہے کہ اشتراکی چین کوریا پر براہ راست فوجی حملہ کی مداخلت کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ چینی حکومت حسب ذیل طریقوں میں سے کوئی ایک بھی اختیار کر سکتی ہے۔ وہ سرحد کو مزید فوجیں روانہ کر سکتی ہیں۔ وہ کھلم کھلا رضاکاروں کو شمالی کوریائی فوج میں داخلہ کی اجازت دے سکتی ہے۔ وہ ایک سرحدی گوریلا جنگ بھی شروع کرا سکتی ہے۔ جیسی ہند چینی میں لڑی گئی۔ (اسٹار)

حاجیوں کی روانگی جاری ہے

مکہ ۱۲ اکتوبر۔ ۲۷،۰۰۰ سے زیادہ حاجی حجاز سے روانہ ہو گئے ہیں اور ہر روز ہزاروں روانہ ہو رہے ہیں جو حاجی روضہ رسولؐ کی زیارت کیلئے مدینہ گئے تھے وہ ہر روز سڑک اور ہوائی جہازوں سے بڑی تعداد میں جدہ پہنچ رہے ہیں۔ عرب ولی عہد امیر سعود جو اپنے والد شاہ ابن سعود کی طرف سے حج کے انتظامات کی نگرانی کے لئے آئے ہوئے تھے اب اپنے عملے کے ساتھ اپنے انتظامی دار الحکومت ریاض کو واپس جا چکے ہیں۔ (اسٹار)

امریکی فوج آج برلن روانہ ہو جائیگی

برلن ۱۲ اکتوبر۔ کمک دینے والی امریکی فوجوں کا پہلا دستہ جرمنی کی اتحادی فوج کی مدد کے لئے آج ہوائی جہاز سے براہ راست برلن روانہ کیا جائیگا۔ جو فوجیں یہاں پہلے سے موجود ہیں۔ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ اگر ان پر حملہ کیا جائے تو وہ یہیں ٹھہر کر آخر دم تک لڑتی رہیں۔ اگر برلن اور مغربی جرمنی کا دفاع ضروری ہوا تو کوریا میں سیکھے ہوئے سبق سے یہاں فائدہ اٹھایا جائے گا۔ عنقریب ایسے افسران رابطہ ہوائی جہاز سے جرمنی روانہ کئے جائیں گے۔ جنہیں تازہ ترین روسی سامان کا تجربہ ہے۔ (اسٹار)

"سویرا" سے ضمانت طلب کر لی گئی

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے ترقی پسند مصنفین کے ماہوار رسالہ "سویرا" کے پبلشر سے پریس ایکٹ کے ماتحت تین ہزار روپے کی ضمانت طلب کر لی ہے۔ یہ کارروائی رسالہ میں شائع شدہ بعض مبینہ قابل اعتراض مضامین کی وجہ سے عمل میں آئی ہے۔

باقی ذبح قتلتنی ـــ بقیہ صدا

حکومت پر یہ ثابت ہو عیاں ہو اظہر من الشمس ہو کہ "مرزائیوں" کے یہ قتل ایک فتنہ عظیم کے سلسلہ کی کڑی ہیں۔ خاص طور پر یہ پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی تدبیر ہے۔ تو اس کا تعلق محض عدالتوں کی انفرادی کارروائیوں کے ساتھ محدود نہیں ہے اس کا تعلق حکومت کی بنیادی پالیسی کے ساتھ جا ٹکراتا ہے۔

بے شک بین الاقوامی معاملات کی طرح اندرونی معاملات میں بھی حکومتوں کو دور اندیشی سے کام لینا پڑتا ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک انفرادی بے گنہ خون کا کوئی بار اگر حکومت پر ہوتا ہے تو ایک ایسے فتنہ کا بار اس کے کندھوں پر کتنا گراں ہونا چاہیئے جس کا مقصد خود "بے گناہی" کا ہی خون کر دینا ہے۔ جو فتنہ کہ خود حکومت کی بنیادی پالیسی ہی کی جڑ پر وار ہو۔ لیکن عرض ہے کہ اگر یہ فتنہ احرار حکومت کی دور اندیشی اور اسکی اندرونی بنیادی پالیسی کا موید ہے جو ہمارا یقین ہے کہ نہیں ہے تو خیر۔ ورنہ اس معاملہ کے ساتھ اگر اسی طرح بے اعتنائی جاری رہی جیسی کہ اب تک کی گئی ہے تو ہمیں ڈر ہے کہ جلد ہی تمام دنیا میں اسلام کا نام روشن ہونے لگے گا اور پاکستان پر جو ایسی مذہبی حکومت کا الزام دشمن لگاتا ہے کہ جس میں کسی کا جان و مال و ناموس محفوظ نہیں ہوتا اس کے ثبوت کے لئے تازہ مثالیں بھی ان کو مہیا ہو جائیں گی۔

اوکاڑہ اور راولپنڈی کے مقتول اپنے مبینہ قاتلوں سے نہیں بلکہ حکومت سے اپنا خون بہا طلب کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہ کوئی انفرادی سوال نہیں ہے۔ بلکہ ایک فتنہ عظیم کا سوال ہے۔ زمین۔ سورج۔ چاند۔ ستارے اور آسمان کے فرشتے حکومت سے پوچھ رہے ہیں۔ کہ ان بے گناہوں کو کیوں قتل کیا گیا ہے؟